سوال

(643) مٹھی بھر داڑھی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

داڑھی کی مقدار مٹھی بھر ہونی چاہیے یا کہ جتنی لمبی ہوتی جائے اس کو آدمی نہ کٹوائے؟ اس میں سے صحیح عمل کونسا ہے؟ اور مٹھی بھر ڈاڑھی والی حدیث صحیح ہے؟ (محمد یحییٰ عزیز کوٹ رادھا کشن قصور) (۶ دسمبر ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

افضل یہ ہے کہ ڈاڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور اگر کوئی مٹھی سے زائد کٹا لے تو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

اس سلسلہ میں وارد مرفوع روایت تو ضعیف ہے کیونکہ اس میں راوی عمر بن ہارون ضعیف ہے۔ البتہ جواز کا استدلال متبع سنت والآثار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے ہے۔

جملہ تفاصیل کے لیے ملاحظہ ہو، فتاویٰ اہل حدیث (۳/۳۳۷۔۳۳۸)

موضوعِ ہذا پر قبل ازیں میرا ایک تفصیلی فتویٰ بھی ''الاعتصام'' میں شائع ہو چکا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 475

محدث فتویٰ